Al-Qawārīr - Vol: 04, Issue: 04,
Jul – Sep 2023

OPEN ACCESS
Al-Qawārīr
pISSN: 2709-4561
eISSN: 2709-457X
Journal.al-qawarir.com

عہد نبوی میں خواتین کا معاشرتی کردار

The Non-Domestic Social Role of Women in The Prophetic Era

Dr. Muhammad Abubakar Siddique
Research Associate, Islamic Research Index,
AIOU Islamabad, Pakistan.

Version of Record
Received: 13-Jul-23 **Accepted**: 10-Aug-23
Online/Print: 27- Sep -2023

ABSTRACT

There are two extremes regarding the role of women in society today. One group of thought wants to keep women unfairly engaged in every field while the other group wants to restrict women to the boundaries of the home anyway. Many aspects have been adopted to understand the role of women in the Prophetic era. Some people have written on this subject in the light of Quran, Sunnah and the opinions of jurists, however, there is a need to make use of the sources of hadith and biography related to the roles and services of women in other spheres apart from domestic responsibilities in the Prophet's era. In the Islamic society, although the responsibility of caring the children and home management has always been given to women, but in the Prophet's era, women were engaged in other fields besides housework too. In this study, using the sources of hadith and biography of the Prophet Muhammad ﷺ, the discussion has been focused only on the point that which were the fields in which women have been active in addition to domestic responsibilities in the Prophet's era? From this research, it will be known what were the responsibilities of women in the Prophet's era and what was their non-domestic role in the society.

Keywords: *Non-Domestic Role of Women, Women in The Prophetic Era, Social Role of Women in Prophet's time, Role of Women in Islam, Women in Islamic Society*

CC BY

تعارف

معاشرے میں خواتین کے کردار کے حوالے سے عہد حاضر میں دو انتہائیں موجود ہیں۔ بعض طبقات خواتین کو بلا تفریق ہر میدان میں مصروف عمل رکھنا چاہتے ہیں جبکہ بعض طبقات بہر صورت خواتین کو گھر اور چار دیواری تک محدود رکھنا چاہتے ہیں۔ عہد نبوی میں خواتین کے کردار کو سمجھنے کے بہت سے زاویے اختیار کیے گئے ہیں۔ قرآن و سنت اور فقہاء کی آراء کی روشنی میں بہت سے لوگوں نے اس موضوع پر لکھا ہے تاہم عہد نبوی میں گھریلو ذمہ داریوں کے علاوہ خواتین کی دیگر دائروں میں خدمات اور کردار سے متعلق مصادر حدیث و سیرت سے استفادہ کرنے کی ضرورت ہے۔ گھر داری کی ذمہ داری اگرچہ ہمیشہ سے عورتوں کے پاس رہی ہے لیکن عہد نبوی میں عورت گھر داری کے علاوہ دیگر دائروں میں بھی مصروفِ عمل نظر آتی ہے۔ اس مطالعے میں مصادر حدیث و سیرت سے استفادہ کرتے ہوئے بحث صرف اس نکتے پر مرکوز رہی ہے کہ عہد نبوی میں خواتین نے گھر داری کے علاوہ اور کون سے دائروں میں خدمات سرانجام دی ہیں۔

سابقہ تحقیقات کا جائزہ

اسلام میں خواتین کے معاشرتی کردار پر بے شمار کتب اور تحقیقی مقالات موجود ہیں۔ ان تحقیقات میں ضمنی طور پر عہد نبوی کی خواتین کے معاشرتی کردار پر تفصیلی ابحاث موجود ہیں۔ پہلی صدی ہجری میں خواتین کی دینی خدمات پر نیشنل یونیورسٹی آف ماڈرن لینگویجز اسلام آباد سے پی ایچ ڈی کا مقالہ بھی لکھا جا چکا ہے۔ صحابیات کی معاشی سرگرمیوں سے متعلق ڈاکٹر راؤ فرحان علی کا مضمون البصیرہ شمارہ 1 سن 2018 میں شائع ہوا ہے۔ علاوہ ازیں بعض اسکالرز کے متفرق مضامین آن لائن ویب سائٹس پر شائع ہوئے ہیں مگر وہ چند مخصوص پہلوؤں کو واضح کرتے ہیں۔ اس موضوع پر سب سے بہتر کتاب ڈاکٹر یسین مظہر صدیقی مرحوم کی ہے جس کا عنوان "نبی اکرم ﷺ اور خواتین، ایک سماجی مطالعہ" ہے، یہ کتاب اپنے موضوع پر ایک مفصل اور مدلل کتاب ہے جس میں مصنف نے تمام تفصیلات کا باحوالہ تحریر کیا ہے تاہم اس مقالے میں عہد نبوی میں خواتین کے معاشرتی کردار کا وہ پہلو واضح کرنا مقصود ہے جو امور خانہ داری کے علاوہ ہے۔ معاصر اصطلاح میں اسے Nondomestic Role کہا جاتا ہے۔ یہ مضمون اس موضوع پر اختصاصی مطالعہ ہے۔

اجتماعی خدمات میں حصہ

حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ ایک سیاہ فام عورت مسجد میں جھاڑو لگاتی تھی ان کا انتقال ہو گیا۔ رسول اللہ ﷺ نے ان کے متعلق دریافت کیا تو لوگوں نے کہا کہ ان کا انتقال ہو گیا، آپ ﷺ نے فرمایا: مجھے کیوں نہیں بتایا؟ مجھے اس کی قبر دکھاؤ۔ آپ ﷺ اس کی قبر پر آکر نماز پڑھی۔[1]

حکومتی سطح پر خواتین کی نمائندگی

عہدِ نبوی میں بعض خواتین اجتماعی یا صنفی مسئلے کے حل کے لیے دیگر خواتین کی طرف سے نمائندہ بن کر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں۔ مثلاً ایک بار حضرت اسماء بنت یزید بن السکن انصاریہ کی قیادت میں چند خواتین رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا کہ یارسول اللہ "میں مسلمان خواتین کی ایک جماعت کی طرف سے آئی ہوں، ان سب کا یہی سوال ہے جو میں پوچھنے آئی ہوں کہ "اللہ تعالیٰ نے آپ کو مردوں اور عورتوں دونوں کی طرف بھیجا ہے۔ ہم سب آپ ﷺ پر ایمان لائے اور آپ کی پیروی کی۔ لیکن ہمارا حال یہ ہے کہ پابند، پردہ نشین، گھر میں بیٹھی رہنے والی، مردوں کی خواہشات کی مرکز اور ان کی اولاد کو اٹھانے والی ہیں جب کہ مردوں کو جمعہ اور جنازہ میں شرکت اور جہاد میں حصہ لینے کی بنا پر فضیلت دی گئی ہے۔ جب وہ جہاد پر جاتے ہیں تو ہم ان کے مال و اسباب کی حفاظت اور ان کے بچوں کی پرورش کرتی ہیں۔ تو کیا ہم بھی اجر و ثواب میں شریک ہیں؟" آپ ﷺ نے صحابہ کی طرف متوجہ ہو کر پوچھا "کیا تم نے کسی عورت کو اپنے دین کے متعلق اس سے زیادہ بہتر انداز میں سوال کرتے سنا ہے؟ صحابہ نے جواب دیا "اللہ کی قسم ہم نے نہیں سنا"۔ آپ ﷺ نے اسماءؓ کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا "اے اسماءؓ، جاؤ اور ان عورتوں کو بتادو کہ اپنے شوہروں کے ساتھ حسن سلوک اور ان کی رضاجوئی اور ان کے ساتھ موافقت کے لیے ان کی اتباع کرنا ان اعمال کے برابر ہے جن کا تم نے ذکر کیا ہے۔"[2]

ایک اور روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ کچھ عورتوں نے ایک عورت کو رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں بھیجا اور درخواست کی کہ جیسے مرد آپ کی گفتگو اور وعظ و نصیحت سے مستفید ہوتے ہیں آپ ہمارے لیے بھی اپنے اوقات میں سے کوئی دن مقرر کیجئے جس میں ہم آپ کی خدمت میں حاضر ہوں اور آپ ہمیں ان باتوں کی تعلیم دیں جو اللہ نے آپ کو تعلیم دی ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اچھا فلاں دن تم لوگ فلاں جگہ جمع ہو جاؤ۔ چنانچہ وہ جمع ہوئیں تو آپ ﷺ ان کے پاس تشریف لے گئے اور انہیں آپ نے دین کی تعلیم دی۔"[3]

پہلی روایت میں پیغام پہنچانے والی خاتون کا یہ کہنا کہ "میں قاصد ہوں اور مجھے گھروں میں موجود خواتین نے نمائندہ بنا کر بھیجا ہے "خواتین کے مسائل اور ضروریات کو حکومتی فورم پر آواز اٹھانے کی ایک ابتدائی شکل ہے۔ دوسری روایت میں خواتین نے اپنے لیے دین کی تعلیم کا وقت مقرر کرنے کی درخواست کی ہے اور آپ ﷺ نے اسے منظور فرما کر ان کے لیے وقت اور مقام مقرر فرمایا ہے۔

عہد نبوی میں سیاسی اور انتظامی معاملات میں خواتین کا حصہ

عہد نبوی میں خواتین ریاست کے بعض انتظامی معاملات میں حصہ لیتی تھیں۔ صلح وجنگ یا دیگر نوعیت کے اجتماعی معاملات میں مشاورت اور فیصلہ تو رسول اللہ ﷺ اپنی کابینہ ہی فرماتے تھے البتہ بعض معاملات میں رسول اللہ ﷺ کا خواتین سے مشاورت کرنا ثابت ہے۔ اس کی ایک قابل ذکر مثال صلح حدیبیہ کے موقع پر آپ علیہ الصلوۃ والسلام کا اپنی زوجہ مطہرہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مشورہ کرنا ہے جب صلح حدیبیہ مکمل ہو چکی تھی اور آپ ﷺ حسبِ معاہدہ عمرہ کا ارادہ ترک کر کے احرام کھولنا چاہتے تھے لیکن صحابہ کرام اپنے جوشِ ایمانی کی وجہ سے احرام کھولنے پر آمادہ نظر نہیں آرہے تھے۔ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے آپ ﷺ کو مشورہ دیا کہ آپ حلق کروائیں اور اپنا احرام کھول دیں، آپ کے اتباع میں سب صحابہ احرام کھول دیں گے۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ آپ کو دیکھ سب نے حلق کروایا، قربانیاں کیں اور احرام کھول دیے۔[4] اس کے علاوہ بھی بعض اجتماعی معاملات میں خواتین کا کردار نمایاں ہوتا ہے جس کا اندازہ درج ذیل واقعات سے ہوتا ہے۔

عہد نبوی میں خواتین کی طبی خدمات

عہد رسالت میں متعدد صحابیات کے بارے میں معلوم ہوتا ہے کہ وہ طب وجراحت کے فن سے واقف تھیں اور جنگوں میں رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ تشریف لے جاتیں اور زخمیوں کی مرہم پٹی کیا کرتی تھیں۔ ان میں بنو اسلم کی ایک خاتون حضرت رفیدہ انصاریہ کا ذکر زیادہ معروف ہے جن کے خیمے میں غزوہ خندق میں حضرت سعد رضی اللہ عنہ کو منتقل کیا گیا تھا تا کہ رسول اللہ ﷺ ان کی عیادت کر سکیں چنانچہ آپ ﷺ خیمے کے پاس سے گزرتے ہوئے حضرت سعد رضی اللہ عنہ کا حال دریافت فرماتے تھے۔[5] حضرت کعیبہ بنت سعد رضی اللہ عنہا کے بارے میں ابن سعد نے لکھا ہے کہ ان کا خیمہ مسجد کے صحن میں مستقل طور پر لگا رہتا تھا جہاں وہ علاج کیا کرتی تھیں اور آپ وہاں مسلسل تشریف لاتے تھے اور غزوہ خیبر میں وہ شریک تھی جہاں ان کی شہادت ہوئی۔[6] ام سنان الاسلمیۃ کے بارے میں لکھا ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے درخواست کی اور کہا ہمیں جنگ میں ساتھ جانے کی اجازت دیں، ہم زخمیوں کی دیکھ بھال اور مرہم پٹی کریں گی جب کہ امیہ بنت قیس نے بنو غفار کی خواتین کی ایک جماعت کا ذکر کیا ہے جو ایسی ہی درخواست لے کر خیبر کے موقع پر حاضر ہوئی۔[7]

حضرت خالد بن ذکوان کا بیان ہے کہ حضرت ربیع بنت معوذ بن عفراءؓ نے فرمایا کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ شریکِ جہاد تھے، چنانچہ مسلمانوں کو پانی پلانا، ان کی خدمت کرنا نیز شہیدوں اور زخمیوں کو مدینہ منورہ پہنچاتے تھے۔[8] حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ غزوات میں ام سلیم رضی اللہ عنہا اور انصار کی عورتیں رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ ہوتی تھیں جو جنگ کے دوران پانی

بھر کر لاتیں اور زخمیوں کی مرہم پٹی کیا کرتی تھیں۔[9] ام عطیہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں سات غزوات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ رہی۔ میں مجاہدین کے لیے کھانا بناتی، زخمیوں کی مرہم پٹی کرتی اور بیماروں کی دوا کرتی تھی۔[10] خارجہ بن زید رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ام علاء رضی اللہ عنہا نے انہیں بتایا کہ عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ کو، ان رہائش گاہوں میں جو انصار نے مہاجرین کے لیے وقف کر دی تھیں، بخار ہوا اور وہ ہمارے ہاں مریض ٹھہرے یہاں تک کہ ان کی وفات ہو گئی۔[11]

سیر اعلام النبلاء میں علامہ ذہبی لکھتے ہیں کہ:

> ایک بار حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا گیا کہ آپ نے قرآن کی تفسیر اور حلال و حرام کی تعلیم تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے حاصل کی اور شاعری، انساب اور دیگر علوم اپنے والد سے لیکن طب کا علم آپ نے کیسے حاصل کیا؟ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جو وفود آیا کرتے تھے وہ اپنی بیماری کی شکایت کرتے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم جو علاج بیان فرماتے میں اسے اچھی طرح ذہن نشین کر لیتی، ایک دوسری روایت میں ہے انہوں نے فرمایا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم آخری عمر میں بیمار تھے، عرب کے نامور طبیب آپ کے پاس آتے اور جو وہ بتاتے میں یاد کر لیتی تھی۔[12]

ان واقعات سے واضح طور پر یہ معلوم ہوتا ہے کہ جنگوں کے میدان میں علاج و معالجہ کے لیے عہد نبوی کی خواتین نے نمایاں کردار ادا کیا تھا اور ان کا یہ طبی کردار محض غزوات اور جنگوں تک محدود نہیں تھا بلکہ عام حالات میں بھی وہ طبی فرائض سرانجام دیتی رہی تھیں۔ مذکورہ بالا واقعات سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ مدینہ منورہ میں ایسی بہت سی خواتین موجود تھیں جو طبی خدمات فراہم کرتی تھیں۔

عہد نبوی کی جنگوں میں خواتین کا حصہ

عہد نبوی میں خواتین جنگوں میں بھی نمایاں کردار ادا کرتی رہی ہیں۔ جنگوں میں اگرچہ قیادت مردوں کے ہاتھ میں ہوتی تھی اور خواتین باقاعدہ فوج کا حصہ نہیں ہوتی تھیں لیکن بعض اضافی خدمات مثلاً پانی بھر کر لانا، زخمیوں کی مرہم پٹی کرنا، کھانا پکانے جیسی ذمہ داریاں نبھاتی تھیں۔ ان خدمات کے علاوہ جنگ میں براہ راست شرکت کے واقعات بھی نہایت سبق آموز ہیں جن سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ خواتین کو اس زمانے کے رائج اسلحہ کے استعمال کی تربیت بھی دی جاتی تھی۔

ام سعد بنتِ سعد بن ربیع بتاتی ہیں کہ ام عمارہؓ نے جنگ احد میں نمایاں کردار ادا کیا تھا۔ احد کی لڑائی کے موقع پر ابتداء میں مسلمانوں کو غلبہ حاصل تھا لیکن بعد میں انہیں پسپا ہونا پڑا۔ اس وقت ام عمارہؓ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب پہنچ کر آپ کے

دفاع کے لیے تیر اور تلوار چلائے۔اس دوران ابن قمیہ نے دود شمن کی ضرب ان پر پڑی اور ان کے کندھے پر گہرا زخم آیا۔[13]
ان کے علاوہ ام حکیمؓ، اسماء بنت یزیدؓ، ام حارثؓ انصاریہ، صفیہ بنت عبد المطلب، لیلیٰ الغفاریہ، ام سلیطؓ، حضرت خنساءؓ، حضرت عائشہؓ، حضرت فاطمہؓ اور بہت سی صحابیات نے بھی جنگ میں شرکت کی اور رضاکارانہ خدمات انجام دیں۔انسؓ سے روایت ہے:
"جنگ احد کے دن میں نے عائشہؓ اور ام سلیمؓ کو دیکھا کہ وہ پنڈلیوں تک کپڑا اکھینچے ہوئے تھیں کہ ان کی پازیبیں نظر آرہی تھیں۔وہ اپنی پشت پر مشکیں بھر بھر کر لاتیں اور لوگوں کو پلاتیں۔"[14]

حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا جو رسول اللہ ﷺ پھوپھی اور حضرت حمزہؓ کی بہن تھیں، جنگِ احد میں شریک ہوئیں اور جو مسلمان کفار کے عقبی حملہ سے گھبر اپلٹ رہے تھے انہیں غیرت دلا کر واپس میدانِ جنگ میں بھیج رہی تھیں۔[15]

جنگِ خندق میں رسول اللہ ﷺ نے ساری خواتین کو ایک قلعہ میں بند کر دیا تھا۔یہود نے موقع پاکر عقبی حصہ سے اس قلعہ پر حملہ کرنے کا ارادہ کیا۔پہلے ایک شخص کو حالات کا جائزہ لینے بھیجا گیا جسے حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا نے دیکھ لیا اور خود خیمے کا ایک کھونٹا اکھاڑ کر اس یہودی کو قتل کر دیا اور اس کا سر قلم کر کے دیوار کی اوٹ سے یہودیوں کے مجمع میں پھینک دیا، جس سے ان میں خوف و ہراس پیدا ہو گیا اور حملہ کا ارادہ ترک کر کے یہ کہتے ہوئے لوٹ گئے کہ محمد (ﷺ) خواتین کو تنہا نہیں چھوڑ سکتے، ضرور قلعے میں مرد موجود ہیں۔"[16]

عہد نبوی کی خواتین میں اتنی ہمت اور حوصلہ نیز بعض مقامات پر تیر و تلوار کے ساتھ میدان جنگ میں دشمن سے برسرپیکار ہونا اور زخم کھانا اس بات کی علامت ہے کہ خواتین کو جنگی تربیت دی جاتی تھی کہ وہ بوقت ضرورت اپنی حفاظت خود کر سکیں یا پھر جنگ میں حصہ لے سکیں۔

عہد نبوی میں خواتین کی تعلیمی خدمات

عہد نبوی میں خواتین تعلیم و تربیت کا فریضہ بھی سرانجام دیتی تھیں۔دینی تعلیم میں خواتین کا حصہ تو معروف ہے مثلاً ازواج مطہرات میں سے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے تقریبا ایک ہزار روایات مروی ہیں جو انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کی ہیں اور ستر کے قریب صحابیات ایسی ہیں جنہوں نے رسول اللہ ﷺ اور صحابہ کرام سے روایات نقل کی ہیں اور بڑے ائمہ ان کے شاگرد ہیں۔امام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ ور امام ابن قیم جوزیہ رحمۃ اللہ علیہ ایک مشہور عالمہ فخر النساء کے تلامذہ میں سے ہیں۔علامہ ابن عساکر رحمۃ اللہ علیہ نے 81 اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے 71 عورتوں سے میراثِ نبوی کو حاصل کیا ہے۔حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی کل مرویات کی تعداد 2210 ہے۔حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی مرویات کی تعداد 378 ہے اور پنتیس سے زیادہ صحابہ و تابعین نے آپ سے احادیث نقل کی ہیں۔آپ فقہ میں بھی نمایاں مقام رکھتی ہیں اور آپ کا شمار فقہاء صحابہ میں ہوتا

ہے۔ حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے 60 احادیث منقول ہیں اور بارہ سے زیادہ افراد نے آپ سے روایات نقل کی ہیں۔ حضرت میمونہ بنت حارث رضی اللہ عنہا نے 46 جبکہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا نے 65 احادیث، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کی ہیں۔[17] حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے اپنی الاصابۃ میں 1552 صحابیات کی سوانح حیات بیان کی ہے جنہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احادیث کو سن کر روایت کیا ہے۔

رسول سالاللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شفاء بنت عبد اللہ عدویہ رضی اللہ عنہا کو حکم دیا تھا کہ وہ کہ وہ حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کو کتابت سکھائیں اور بعد میں ارشاد فرمایا کہ جیسے تم نے حفصہ رضی اللہ عنہا کو کتابت سکھائی ہے تو کیا انہیں مرضِ نملہ کی دعا نہیں سکھاؤ گی؟۔[18]

عہد نبوی میں خواتین کا مختلف فنون سیکھنا اور ان سے کمانے کے متعدد واقعات تاریخ صحابہ میں موجود ہیں۔ فنون سیکھنے اور سکھانے سے متعلق اگرچہ زیادہ روایات ہمیں نہیں ملتی لیکن یہ یقینی ہے کہ جیسے خواتین کے فنون سیکھنے اور ان کے ذریعے کسب کرنے میں کوئی ممانعت نہیں تھی اسی طرح ان فنون کو سیکھنے اور سکھانے کی بھی کوئی ممانعت نہیں ہو گی۔

عہد نبوی میں خواتین کا تجارت میں حصہ

عہد نبوی میں خواتین تجارت میں بھرپور حصہ لیتی تھیں۔ خواتین نہ صرف بازار میں اشیاء کی خرید و فروخت کیا کرتی تھیں بلکہ گھر گھر جا کر اشیا کی خرید و فروخت کرنے کا بھی واقعات ملتے ہیں جس سے یہ واضح ہوتا ہے کہ عہد نبوی کی خواتین خرید و فروخت کے معاملات سے لاتعلق نہیں ہوتی تھیں بلکہ حسبِ ضرورت کاروبار میں ان کا نمایاں کردار تھا۔ ذیل میں چند خواتین صحابیہ کے کاروبار کا تعارف دیا جارہا ہے۔

دباغت

ام المومنین حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا چمڑے کی دباغت کے فن کو جانتی تھیں۔ وہ طرح طرح کی چیزیں تیار کرتیں اور انہیں فروخت کرتیں اور اس کی آمدن کو اللہ کے راستے میں خیرات کر دیا کرتی تھیں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ازواج مطہرات سے فرمایا کہ تم میں سب سے پہلے مجھے وہ آملے گی جس کے ہاتھ زیادہ لمبے ہیں، تو ازواج مطہرات اپنے ہاتھ ناپا کرتیں تاکہ معلوم ہو کہ کس کے ہاتھ زیادہ لمبے ہیں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں ہم میں زینب کے ہاتھ سب سے زیادہ لمبے تھے۔ وہ اپنے ہاتھ سے محنت کرتیں اور صدقہ دیتیں۔'' حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا سے بہتر کوئی خاتون نہیں دیکھی جو اپنے ہاتھ سے کما کر صدقہ و خیرات کیا کرتی تھیں۔[19]

دستکاری

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی زوجہ حضرت زینب رضی اللہ عنہا دستکاری سے واقف تھیں اور اس کے ذریعے اپنے بچوں اور خاوند کے اخراجات کا بندوبست کرتی تھیں۔ ایک دن وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوئیں اور کہنے لگیں کہ میں دستکاری سے خوب واقف ہوں اور چیزیں بنا کر فروخت کرتی ہوں۔ میرے بیٹے اور خاوند کے پاس کوئی کام کاج نہیں ہے۔ میں ہی ان پر خرچ کرتی ہوں اور ان پر خرچ کرنے کی وجہ سے میں غرباء پر صدقہ نہیں کر سکتی تو کیا بیٹے اور خاوند پر خرچ کرنے سے مجھے اجر ملے گا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیوں نہیں؟ تم ان پر جو بھی خرچ کرو گی، تمہیں اس کا اجر ضرور ملے گا۔[20]

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک عورت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک چادر لے کر آئی جس کے کنارے بُنے ہوئے تھے۔ اس نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ چادر میں نے اپنے ہاتھ سے بُنی ہے تا کہ میں آپ کو پہناؤں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا ہدیہ قبول فرما لیا اور اس چادر کو تہہ بند کے طور پر استعمال کیا۔ بعد میں ایک شخص نے آپ سے اس چادر کا سوال کیا تو آپ نے اسے عنایت فرما دی۔[21]

رضاعت

عہد نبوی میں بعض صحابیات معاوضے کے بدلے رضاعت بھی کرتی تھیں اور قرآن کریم میں اس رضاعت کا ذکر بھی موجود ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَالْوَالِدَاتُ يُرْضِعْنَ أَوْلَادَهُنَّ حَوْلَيْنِ كَامِلَيْنِ لِمَنْ أَرَادَ أَنْ يُتِمَّ الرَّضَاعَةَ وَعَلَى الْمَوْلُودِ لَهُ رِزْقُهُنَّ وَكِسْوَتُهُنَّ﴾[22]

(ترجمہ: اور مائیں اپنے بچوں کو پورے دو سال دودھ پلائیں یہ (حکم) اس کے لیے ہے جو دودھ پلانے کی مدت کو پورا کرنا ہے اور جس کا بچہ ہے اس کے ذمہ دستور کے موافق ان (ماؤں) کا کھانا اور پہننا ہے۔)

حلیمہ سعدیہ نے سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو دودھ پلایا تو ام بردہ رضی اللہ عنہا نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے صاحبزادے حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ کو دودھ پلایا۔ جب حضرت ابراہیم پیدا ہوئے تو انصار کی عورتوں میں یہ بات ہوئی کہ انہیں دودھ کون پلائے گا؟ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں ام بردہ کے حوالے کر دیا۔[23] عہد نبوی میں رضاعت سے متعلق روایات کثرت سے مل جاتی ہیں جس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ خواتین رضاعت کی خدمات بھی فراہم کیا کرتی تھیں اور اس سے معاشرے میں نوزائیدہ بچوں کے غذائی تحفظ کو یقینی بنانے میں مدد ملتی تھی۔

زراعت

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ان کی خالہ کو طلاق ہو گئی تو انہوں نے چاہا کہ وہ اپنی کھجوروں کی خبر لیں تو ایک شخص نے انہیں ڈانٹا (کہ وہ دوران عدت گھر سے نکل رہی ہیں) وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تشریف لے آئیں اور قصہ عرض کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیوں نہیں؟ تم جاؤ اپنی کھجوروں کی دیکھ بھال کرو۔ عین ممکن ہے کہ تم اس کی کمائی سے صدقہ خیرات یا کوئی اور نیکی کا کام کرو۔[24] ام مبشر انصاریہ کا ایک کھجوروں کا باغ تھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے کھجوروں کے باغ میں تشریف لائے اور دریافت فرمایا کہ یہ کھجوریں کسی مسلمان کی ہیں یا کافر کی؟ انہوں نے عرض کیا کہ مسلمان کی ہیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص درخت لگاتا ہے یا کچھ اُگاتا ہے، پھر اس سے کوئی پرندہ، انسان یا جانور کھالیتا ہے تو یہ (اس کا کھانا) اس کے لیے صدقہ ہے۔[25]

ان روایات سے واضح ہوتا ہے کہ عہد نبوی میں خواتین زراعت کے پیشے سے بھی وابستہ تھیں جو اپنی ضرورت کے مطابق پانی کی نالیوں کے کناروں پر سبزیاں اگاتیں اور اپنے باغات کی دیکھ بھال بھی کرتی تھیں۔ زراعت کی ضروری دیکھ بھال کے لیے ایک خاتون کو عدت میں نکلنا پڑا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے خصوصی اجازت بھی عنایت فرمائی تھی۔

عطر فروشی

عہد نبوی میں بعض خواتین کے بارے میں روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ عطر فروخت کیا کرتی تھیں۔ مثلاً حضرت حولا العطارۃ عطریات کا کاروبار کرتی تھیں اور ان کی شہرت عطارہ کے نام سے تھی۔ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر تشریف لائیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں عطر کی خوشبو سے پہچان لیا تھا اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ کیا تم نے حولاء سے کچھ خریدا ہے؟ انہوں نے عرض کیا کہ یارسول اللہ یہ عطر فروخت کرنے کے لیے نہیں بلکہ اپنے خاوند کی شکایت لے کر آئی ہیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا بار سنی اور انہیں نصیحت کی۔[26]

حضرت سائب بن اقرع ثقفی رضی اللہ عنہ کی والدہ حضرت ملیکہ رضی اللہ عنہا عطر فروشی کا کام کرتی تھیں۔ حضرت سائب فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ میری والدہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس عطر فروخت کرنے کے لیے حاضر ہوئیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عطر خریدا اور پھر ان سے پوچھا کہ کوئی اور حاجت تو نہیں؟ انہوں نے عرض کیا کہ حاجت تو کوئی نہیں البتہ اس بچے کے لیے دعا کی درخواست ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بچے کے سر پر ہاتھ پھیرا اور دعا فرمائی۔[27]

احادیث کی کتب میں ایک واقعہ معروف ہے کہ آپ ﷺ مسجد میں تشریف لائے تو دیکھا کہ قبلے کی طرف کسی نے تھوکا ہوا ہے۔ آپ ﷺ نے اسے صاف کیا اور پھر خوشبو منگائی جو ایک صحابی اپنی ہتھیلی میں لے کر آئے۔ آپ ﷺ نے اس خوشبو کو چھڑی کے کنارے پر لگا کر بلغم کی جگہ پر لگایا۔[28]

ملازمت

بعض صحابیات کی سیرت کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ انہوں نے ملازمت کا پیشہ اختیار کیا تھا۔ اندرونِ خانہ کام کاج میں ہاتھ بٹانے کے لیے عورت کو ملازمت پر رکھنا ایک عام رواج ہے اور بعض مواقع پر ضرورت بھی۔ عہد نبوی میں تنخواہ پر کسی خاتون کو ملازم رکھنے کا کوئی واقعہ نہیں ملتا البتہ باندیوں سے گھر کا کام کاج کروانا ایک عام بات تھی۔ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے گھر میں ایک باندی کے چہرے پر داغ دیکھا تو فرمایا: اس کا علاج کراؤ، اسے نظر لگ گئی ہے۔[29] ابن سوید کہتے ہیں کہ ہم بنی مقرن کے پاس صرف ایک ہی خادمہ تھی۔ ہم میں سے کسی نے اسے تھپڑ مارا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ اسے آزاد کر دو۔ ہمارے پاس صرف ایک ہی خادمہ تھی لیکن ہم نے آزاد کر دیا۔[30]

معاویہ بن حکم سلمی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میری ایک لونڈی میری بکریاں چرایا کرتی تھی۔ ایک مرتبہ بھیڑیے نے ایک بکری کو کھا لیا، مجھے غصہ آیا تو میں نے ایک تھپڑ باندی کے چہرے پر مار دیا۔ بعد میں مجھے افسوس ہوا کہ یہ میں نے کیا کر ڈالا تو میں حضور اکرم ﷺ کے پاس حاضر ہوا اور واقعہ سنا کر دریافت کیا کہ کیا میں اسے آزاد کروں؟ آپ ﷺ نے فرمایا اس لونڈی کو میرے پاس لاؤ۔ میں اسے لے کر حاضر ہوا تو آپ نے پوچھا کہ اللہ کہاں ہے؟ اس نے کہا آسمانوں میں۔ پھر آپ ﷺ نے پوچھا کہ میں کون ہوں؟ تو اس نے کہا آپ اللہ کے رسول ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا اسے آزاد کر دو یہ مؤمنہ ہے۔[31]

میمونہ بنت حارث رضی اللہ عنہا کے ہاں کام کاج کے لیے ایک بچی تھی جسے انہوں نے آزاد کر دیا۔ رسول اللہ ﷺ ان کے ہاں تشریف لائے تو انہوں نے بتایا کہ میں نے باندی کو آزاد کر دیا ہے۔ آپ ﷺ نے پوچھا کہ کیا واقعی؟ انہوں نے عرض کیا: جی ہاں یا رسول اللہ۔ آپ نے فرمایا بہتر ہوتا کہ تم اسے اپنے ننھیال والوں کو بکریاں چرانے کے لیے ہدیہ کر دیتیں۔[32]

کاروبار کی نگرانی

عہد نبوی میں خواتین کاروبار بھی کیا کرتی تھیں۔ بعض ایسے واقعات بھی ملتے ہیں کہ وہ خود کاروبار کی نگرانی کرتیں اور کام کوئی دوسرا شخص کرتا تھا۔ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا اپنا مال تجارت مضاربت پر دیتیں اور خود نگرانی کیا کرتی تھیں۔ مضاربت کا معاملہ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے نکاح سے قبل رسول اللہ ﷺ سے بھی کیا تھا۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے

روایت کی ہے کہ انصار کی ایک عورت نے آپ ﷺ کو یہ عرض کیا کہ کیا میں آپ کے لیے ایک منبر نہ بنوادوں جس پر آپ تشریف فرماہوا کریں؟ آپ ﷺ نے فرمایا اگر تم چاہو تو بنوادو، تو اس عورت نے منبر بنوا کر دیا۔ آپ ﷺ اس پر جمعہ کے روز تشریف فرماہوتے اور خطبہ ارشاد فرماتے تھے۔[33]

مہمانوں کی میزبانی کی خدمات اور رہائش کا انتظام

فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا کہتی ہیں ام شریک نامی ایک انصاری خاتون مالدار تھیں اور اللہ کے لیے کثرت سے خرچ کرتی تھیں۔ ان کے پاس مہمان آکر ٹھہرا کرتے تھے۔[34] سہل بن سعد رضی اللہ عنہ ایک خاتون کا ذکر کرتے ہیں جو اپنے کھیت میں پانی کی نالیوں کے اطراف میں چقندر اگایا کرتی تھیں اور جمعہ کے دن سہلؓ اور دیگر صحابہ کو چقندر اور آٹے سے تیار کردہ حلوہ کھلاتی تھیں۔"[35]

نتائج تحقیق

1. مذکورہ بالا تحقیق سے یہ واضح ہوا ہے کہ عہد نبوی میں خواتین کے معاشرتی کردار میں بہت تنوع تھا۔ خواتین امور خانہ داری کے علاوہ بھی معاشرتی زندگی میں فعال تھیں۔
2. بناؤ سنگھار اور خواتین کی صنفی ضروریات خواہ وہ حاجیات کی قبیل سے ہوں یا تحسینیات کی قبیل سے؛ ان معاملات میں خواتین خودکفیل تھیں۔
3. جنگوں کے موقع پر خواتین کی موجودگی اور خدمات سے یہ واضح ہوتا ہے کہ عورتوں کی طبی تعلیم کی ضرورت نہ صرف تسلیم کی گئی بلکہ اس کی تحسین کی گئی اور ضرورت کے وقت ان کی مہارت سے فائدہ بھی اٹھایا گیا۔
4. جنگ کے علاوہ امن کے زمانے میں خواتین کا کاروبار کرنا، ضرورت کے کاموں میں ان کا خودکفیل ہونا اس بات کا ثبوت ہے کہ عہد نبوی کے معاشرے میں خواتین کا NonDomestic Role کو محدود کرنے کا تصور موجود نہیں تھا۔
5. عہد نبوی میں خواتین کے فنون سیکھنے اور ان سے کمائی کرنے پر کوئی قدغن نہیں تھی۔ اس سے خواتین کو فنون کی تعلیم دینے کا جواز بھی معلوم ہوتا ہے۔

سفارشات

1. خواتین کے معاشرتی کردار کو محدود کرنے کے تصور کی حوصلہ شکنی کی جائے۔ خواتین کے متنوع کردار کا شعور دینے کے ساتھ بے حیائی کے ماحول میں دین کے مطلوبات اور شرعی اصول ضابطوں کی پاسداری کی بھی تلقین کی جائے۔

2. خواتین کی فنی تعلیم کو عام کرنے کے ساتھ ساتھ انہیں عہد نبوی میں خواتین کے معاشرتی کردار سے متعلق آگاہی دی جائے اور اس ذریعے سے ان میں دینی شعور پیدا کیا جائے۔
3. مدارس میں دینی تعلیم وتربیت کے ساتھ ساتھ فنی تعلیم کو بھی لازم کیا جائے تاکہ عہد نبوی کی خواتین کے اسوہ پر درست طریقے سے عمل پیرا ہو سکیں۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

حوالہ جات

[1] ۔ بخاری، **الجامع الصحیح**، کتاب الصلوۃ، باب کنس المسجد والتقاط الخرق والقذی والعیدان، حدیث:458

Al-Bukhārī, *Al-Jāmi' al-Śaḥīḥ*, Kitāb al-Salāh, Chapter "Kanas al-Masjid wa Iltiqāṫ al-Kharq, al-Qadha wa al-'Idān," Hadith: 458.

[2] ۔ الهیثمی، نور الدين علي بن أبي بكر ، **مجمع الزوائد ومنبع الفوائد** (قاہرہ: المكتبة القدسي، 1994ء) كتاب النكاح، باب ثواب المرأة على طاعتها لزوجها وقيامها على ماله وحملها ووضعها، حديث:7631۔

Al-Haithamī, Nūr al-Dīn 'Alī bin Abī Bakr, *Majma' al-Zawāid wa Manba' al-Fawāid* (Cairo: Al-Muktaba al-Qudsī, 1994) Kitāb al-Nikāh, Chapter on the reward of a woman for obeying her husband and raising her wealth and carrying her, Hadith: 7631.

ابن عبد البر ،أبو عمر يوسف بن عبد الله ، **الاستيعاب في معرفة الأصحاب** (بيروت :دار الجيل،1992ء) ج5،ص1787 (اسماء بنت یزید بن السکن)

Ibn 'Abd al-Barr, Abu 'Ūmar Yūsuf bin 'Abdillāh, *Al-Istī'āb fī M'arifat al-Aṡhāb* (Beirut: Dār Al-Jail, 1992), vol. 5, p. 1787 (Asma bint Yazid bin Al-Sakan).

[3] ۔ بخاری، **الجامع الصحیح**، کتاب العلم ، باب عظة الإمام النساء وتعليمهن ، حدیث: 98

Al-Bukhārī, *Al-Jāmi' al-Śaḥīḥ*, Kitāb al-Ilam, Chapter on the praise of Imam al-Nisa and their education, hadith: 98.

[4] ۔ محمد بن اسماعیل البخاری ، **الجامع الصحیح** ، (مصر :دار طوق النجاۃ ، 1422ھ) کتاب الشروط ،باب الشروط فی الجہاد والمصالحہ مع اہل العرب، حدیث: 2731

Muḥammad bin Ismā'īl al-Bukhārī, *Al-Jāmi' al-Śaḥīḥ*, (Egypt: Dār Tawq al-Najāh, 1422 AH) Kitāb al-Shurūt, Chapter of the Conditions of Jihad and Reconciliation with the People of the Arabs, Hadith: 2731.

[5] ۔ ابن سعد ،ابو عبد اللہ محمد ، **الطبقات الکبری** (بیروت :دار الکتب العلمیۃ،1990ء) ج3،ص326 (سعد بن معاذ)

Ibn Sa'ad, Abu Abdillāh Muḥammad, *Al-Ṫabaqāt al-Kubrā* (Beirut: Dar al-Kutub Al-Ilamiya, 1990), vol. 3, p. 326 (Sa'ad bin Muādh).

[6] ۔ ابن سعد ، **الطبقات الکبری**، ج8،ص226 (کعیبہ بنت سعد)

Ibn Sa'ad, *Al-Ṫabaqāt al-Kubrā*, Vol. 8, p. 226 (Ku'aiba bint Sa'ad).

[7] ۔ ابن سعد ، **الطبقات الکبری**، ج8،ص227 (ام سنان اور امیہ بنت قیس)

Ibn Sa'ad, *Al-Ṫabaqāt al-Kubrā*, vol. 8, p. 227 (Umm Sinan and Umayyah bint Qays).

[8] ۔ بخاری، **الجامع الصحیح**، کتاب الطب، باب هل يداوي الرجل المرأة اوالمرأة الرجل، حدیث: 5679

Al-Bukhārī, *Al-Jāmi' al-Ṡaḥīḥ*, Kitāb al-Ṫibb, Chapter Does the man heal the woman or the woman treats the man, Hadith: 5679.

[9] ۔مسلم بن حجاج، **المسند الصحیح**، کتاب الجهاد والسير، باب غزوة النساء مع الرجال، حدیث:1810

Muslim bin Ḥajjāj, *Al-Musnad al-Ṡaḥīḥ*, Kitāb al-Jihad wal-Seer, Chapter Ghazwa al-Nisa with Al-Rijal, Hadith: 1810.

[10] ۔ مسلم بن حجاج، **المسند الصحیح**، کتاب الجهاد والسير، باب النساء الغازيات، حدیث:1812

Muslim bin Ḥajjāj, *Al-Musnad al-Ṡaḥīḥ*, Kitāb al-Jihad wal-Seer, Chapter of Al-Nisa al-Ghazayat, Hadith: 1812.

[11] ۔ بخاری، **الجامع الصحیح**، کتاب الشهادات، باب القرعة في المشكلات، حدیث: 2687

Al-Bukhārī, *Al-Jāmi' al-Ṡaḥīḥ*, Kitāb al-Shahadat, Chapter Al-Qur'a in Problems, Hadith: 2687.

[12] ۔ ذہبی، شمس الدین محمد بن احمد، **سیر اعلام النبلاء** (بیروت: مؤسسة الرسالة، 1985ء) ج2، ص197

Al-Zahabī, Shams al-Dīn Muḥammad bin Aḥmad, *Siyar A'lām al-Nubalā'* (Beirut: Muassasaā al-Risālah, 1985) vol.2, p.197.

[13] ۔ ابن سعد، **الطبقات الکبری**، ج8، ص303(ام عمارة)

Ibn Sa'ad, *Al-Ṫabaqāt al-Kubrā*, Vol. 8, p. 303 (Umm Ammārah).

[14] ۔ بخاری، **الجامع الصحیح**، کتاب الجهاد والسير، باب غزو النساء وقتالهن مع الرجال، حدیث:2880

Al-Bukhārī, *Al-Jāmi' al-Ṡaḥīḥ*, Kitāb al-Jihad wal-Siyar, chapter on Invading women and fighting in the company of men, hadith: 2880.

[15] ۔ ابن سعد، **الطبقات الکبری**، ج8، ص34(صفية بنت عبد المطلب)

Ibn Sa'ad, *Al-Ṫabaqāt al-Kubrā*, Vol. 8, p. 34 (Safiyya bint Abd al-Muttalib).

[16] ۔ ایضاً: ابن سعد، **الطبقات الکبری**، ج8، ص34(صفية بنت عبد المطلب)

Ibn Sa'ad, *Al-Ṫabaqāt al-Kubrā*, vol.8, p.34 (Safiyyah bint Abd al-Muttalib).

[17] ۔ عظمیٰ بیگم، **پہلی صدی ہجری میں خواتین کی دینی خدمات** (اسلام آباد: نیشنل یونیورسٹی میں آف ماڈرن لینگوئجز، اسلام آباد، 2018ء) باب اول، ص18 ومابعد

Uzmā Begum, *Religious Services of Women in the First Century of Hijri*, (Islamabad: National University of Modern Languages, Islamabad, 2018) Chapter 1, p. 18 onwards.

[18] ۔ ابو داؤد، سلیمان بن الاشعث، **السنن** (بیروت: دار الرسالة العالمية، 2009ء) حدیث: 3887

Abū Dāwūd, Sulaimān ibn al-Ash'ath, *Al-Sunan* (Beirut: Dar al-Rasalat Al-Alamiya, 2009) Hadith: 3887.

[19] ۔ مسلم بن حجاج، **المسند الصحیح**، کتاب فضائل الصحابة، باب في فضل عائشة رضي الله تعالى عنها، حدیث: 2442

Muslim bin Ḥajjāj, *Al-Musnad al-Ṡaḥīḥ*, Kitab Fadail al-Sahaba, Chapter on the virtue of Aisha, may God be pleased with her, Hadith: 2442.

[20] ۔ ابن عبد البر، ابو عمر یوسف بن عبد الله بن محمد، **الاستيعاب في معرفة الأصحاب** (بیروت: دار الجیل، 1992ء) ج4، ص1848 (ريطة بنت عبد الله)

Ibn 'Abd al-Barr, *Al-Istī'āb fī M'arifat al-Ashāb* (Beirut: Dār al-Jail, 1992), vol. 4, p. 1848 (Riṫah bint 'Abdillāh).

احمد ابن حنبل، **المسند** (بیروت: مؤسسة الرسالة، 2001ء) مسند المکیین، حدیث رائطة امرأة عبد الله، حدیث: 16086

Aḥmad Ibn Ḥanbal, *Al-Musnad* (Beirut: Muassasah Al-Risālah, 2001) Musnad Al-Makiyyīn, Hadith of Rāitah', the wife of Abdillāh, Hadith: 16086.

[21] ۔ بخاری، **الجامع الصحیح**، کتاب البیوع، باب ذکر النساج، حدیث: 2093

Al-Bukhārī, *Al-Jāmi' al-Śaḥīḥ*, Kitāb al-Buyū', Chapter Zikr al-Nasaj, Hadith: 2093.

[22] ۔ سورة البقرة: 233

Sūrah Al-Baqarah: 233.

[23] ۔ ابن سعد، **الطبقات الکبری**، ج1، ص109

Ibn Sa'ad, *Al-Ṫabaqāt al-Kubrā*, Vol. 1, p. 109.

[24] ۔ مسلم بن حجاج، **المسند الصحیح**، کتاب الطلاق، باب جواز خروج المعتدة البائن، حدیث: 1483

Muslim bin Ḥajjāj, *Al-Musnad al-Śaḥīḥ*, Kitāb al-Ṫalāq, Chapter on the Jawāz of the Exclusion of Al-Mu'taddah al-Bāin, Hadith: 1483.

[25] ۔ مسلم بن حجاج، **المسند الصحیح**، کتاب المساقاة، باب فضل الغرس والزرع، حدیث 1553

Muslim bin Ḥajjāj, *Al-Musnad al-Śaḥīḥ*, Kitāb al-Masaqat, Chapter Fadhl al-Ghars and Al-Zara', Hadith 1553.

[26] ۔ ابن الأثیر الجزری، ابو الحسن علي بن ابي الكرم محمد، **اسد الغابة فی معرفة الصحابة** (بیروت: دار الکتب العلمیه، 1994ء) ج7ص77

Ibn al-Athīr al-Jazrī, Abū al-Ḥasan 'Ali ibn Abi al-Karam Muḥammad, *'Usud al-Ghābā fi Ma'rifat al-Śaḥābā* (Beirut: Dar al-Kutub al-Alamiya, 1994) vol.7 p.77.

[27] ۔ ایضاً: ابن الأثیر الجزری، **اسد الغابة فی معرفة الصحابة**، ج7، ص260 (ملیکة أم السائب)

Also: Ibn al-Athīr al-Jazrī, *'Usud al-Ghābā fi Ma'rifat al-Śaḥābā*, Vol. 7, p. 260 (Malikah Umm al-Saib).

[28] ۔ مسلم، **المسند الصحیح**، کتاب الزهد والرقائق، باب حدیث جابر، حدیث 3008

Muslim bin Ḥajjāj, *Al-Musnad al-Śaḥīḥ*, Kitāb al-Zhud al-Laham, Chapter Hadith Jabir, Hadith 3008.

[29] ۔ بخاری، **الجامع الصحیح**، کتاب الطب، باب رقیة العین، حدیث: 5739

Al-Bukhārī, *Al-Jāmi' al-Śaḥīḥ*, Kitāb al-Tibb, Chapter Ruqiyyah al-Ain, Hadith: 5739.

[30] ۔ احمد بن حنبل، **المسند**، احادیث رجال من اصحاب النبی ﷺ، حدیث سوید بن مقرن، حدیث: 23742

Aḥmad Ibn Ḥanbal, *Al-Musnad,* Hadiths of the men of he Companions of the Prophet(S.A.W), Hadith Suwaid Ibn Muqrin, Hadith: 23742.

[31] ۔ مسلم بن حجاج، **المسند الصحیح**، کتاب المساجد، باب تحریم الکلام فی الصلوة، حدیث: 537

Muslim bin Ḥajjāj, *Al-Musnad al-Śaḥīḥ*, Kitāb al-Masjid, Chapter Tahrim al-Kalām fi al-Śalāh, Hadith: 537.

[32] ۔ بخاری، **الجامع الصحیح**، کتاب الهبة وفضلها، باب هبة المرأة لغیر زوجها وعتقها، حدیث: 2592

Al-Bukhārī, *Al-Jāmi' al-Śaḥīḥ*, Kitāb al-Hiba wa Fazlihā, Chapter Hiba al-Mar'ah for Unmarried Women and Itqiha, Hadith: 2592.

[33] ۔ بخاری، **الجامع الصحیح**، کتاب الصلوة، باب الاستعانة بالنجار والصناع فی اعواد المنبر والمسجد، حدیث: 449

Al-Bukhārī, *Al-Jāmi' al-Śaḥīḥ*, Kitāb al-Salāh, Chapter Al-Isti'ānat b al-Najjār and Al-Sanaa fi A'wād al-Minbar and Masjid, Hadith: 449.

[34] ۔ مسلم بن حجاج القشیري، **المسند الصحیح** (بیروت: دار إحیاء التراث العربي، 1955ء) کتاب الفتن، باب قصة الجساسة، حدیث: 2942

Muslim bin Ḥajjāj al-Qushairī, *Al-Musnad al-Śaḥīḥ*, (Beirut: Dar Ihya al-Turāth al-'Arabi, 1955) Kitāb al-Fitan, Chapter Qiśah al-Jasāsah, Hadith: 2942.

[35] ـ بخاری، **الجامع الصحیح**، کتاب الجمعة، باب قول الله تعالی: ''**فإذا قضیت الصلاۃ فانتشروا في الأرض وابتغوا من فضل الله**''، حدیث: 938

Al-Bukhārī, *Al-Jāmi' al-Śaḥīḥ*, Kitāb al-Jumu'ah, Chapter Qaul Allah Ta'ala: "Fa iza Qudhiya…", Hadith: 938.